

ساتھ تیری نوکری کا بندوبست کیا ہے ہیں تو میرے رشتہ دار پر..... چن جی کون کسی کے لیے دمڑی نکالتا ہے۔

عاصم: بھروس اسے۔

سلطان: بھر بسم اللہ کر کے Capital Latters میں نام لکھو۔ اب تو سمجھ گیا کوئی بچہ۔

(پن دیتا ہے عاصم فارم کو بڑی خوشی کے ساتھ بھرتا ہے۔ کیمرہ اس کا U-C لیتا ہے۔)

کٹ

سین 14 انڈور رات

(ڈائریکٹر غوری کے بڑے ہال میں پارٹی کے مختلف مناظر یہ ایک Glamourous پارٹی اب جزل پارٹی کے شاٹوں میں چارپائی Exclusive شاٹ ستارہ کے لیجھے۔ جس میں اس کی شخصیت کا یہ روپ کھلتا ہے کہ باوجود اتنی تکلیف وہ حالت کے اسے سو شل لاکٹ میں کسی طرح ایکٹ کرنا پڑتا ہے۔ ستارہ اور ایک فیشن اسٹبل ایکٹریس زور سے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستی ہیں۔ خاتون آنکھ مار کر پارٹی میں کسی کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ جیسے کسی کا اسکینڈل ڈسکس کر رہی ہو۔ ستارہ اور وہ اس قدر زور سے ہنستی ہیں کہ ستارہ کی آنکھوں سے آنسو بننے لگتے ہیں۔ کیمرہ اس کے چہرے پر آتا ہے۔ اور ہنسنے چہرے پر چند لمحوں کے لیے مٹل ہو جاتا ہے۔

ستارہ کو ایک ایکٹر پھول پیش کرتا ہے۔ پھر یہ پھول اس کے بالوں میں لگانے کی اجازت مانگتا ہے۔ ستارہ لا تلقی لیکن Social grace کے ساتھ اجازت دیتی ہے۔ وہ پھول لگاتا ہے پھول لگواتے ہوئے ستارہ کا چہرہ بہت Aloof اور دُکھی ہو جاتا ہے اور تصویر اسے گلوzap میں اور سٹل میں دکھارتا ہے۔

ستارہ دو خوبصورت فیشن اسٹبل عورتوں کے ساتھ ایک گول میز کے گرد بیٹھی ہے۔

تینوں سڑو کے ساتھ کوکا کو لاپی رہی ہیں۔ تینوں کے سر تقریباً جائز ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک جلدی جلدی باتیں کر رہی ہے۔ دوسرا بار بارہاتھ کے اشارے سے صاد کرتی ہے کہ بالکل یہی خبر ہے ستارہ ابر و اخما کہ کہتی ہے ہائے I dont beleive it تینوں Gossipers پر کیسہ آتا ہے۔ پھر آخر میں کیسہ ستارہ پر آتا ہے، وہ ابرو اخما کے حیرت کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ تصویر چند لمحوں کے لیے Still ہوتی ہے۔ اس پارٹی میں مارڈرن Orehetra نج رہا ہے۔ خوب گہما گہمی ہے۔ پارٹی کو پھر لانگ شاٹ میں Establish سمجھتے۔ ستارہ کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔ غوری صاحب اس کا تعاقب کرتے ہیں۔)

کٹ

سین 15 ان ڈور ٹیرس رات

(ستارہ ریلگ کے ساتھ گلی اوپر دیکھ رہی ہے۔ اوپر سے غوری آتا ہے۔)

- غوری: اچھا اچھا میڈم آپ یہاں ہیں۔
- ستارہ: آپ کا ٹیئر لیں بڑا خوبصورت ہے۔
- غوری: جی ہاں کچھ ہے ہی۔ اس کا نقشہ میں وی آنے سے لایا تھا۔
- ستارہ: چاندرا توں میں تواور بھی اچھا لگتا ہو گا۔
- غوری: بس ایک غلطی ہو گئی ہے وہ جو ٹیئر لیں میں نے دیکھا تھا اس پر فوارہ تھا یہاں وہ تغیر نہ کر سکے ہمارے Architect آپ کے لیے کافی ہاں۔
- ستارہ: نہیں جی شکر یہ۔
- غوری: میڈم ایک Request ہے۔ میرا خیال زیادتی ہے وہ Request کرنا لیکن سب کہہ رہے ہیں صرف ایک۔
- ستارہ: غوری صاحب ابھی میں بڑی پیچیدہ بیماری سے اٹھی ہوں میں اپنے آپ کو ثہیں کرنا چاہتی۔

غوری: آپ کا گاتا تو میدم سب کو Tranqolize کرے گا خوش کرے گا۔
 ستارہ: شاید سب کو خوشی ہو..... لیکن میں اندر سے پریشان ہو جاؤ۔
 غوری: دیکھتے میدم ویسے انصاف کی بات ہے آپ کا گلائقی پر اپرنی ہے۔ آپ کا اس پر
 اختیار نہیں ہونا چاہیے۔
 ستارہ: بد قسمتی سے میری گردن میں فٹ جو کر دیا گیا ہے قومی خزانہ۔
 غوری: We are celebrating چلیز میدم۔ ہم سب آپ کا غسل صحت منار ہے ہیں پلینز۔
 (اس وقت غوری صاحب اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اندر لے جاتے ہیں۔)

کٹ

میں 16 ان ڈور رات

(تمام مہمان ان فارمل طریقے سے کچھ کر سیوں پر کچھ قالین پر کچھ صوفے کے بازوؤں
 پر بیٹھے ہیں ستارہ ان سے سب سے کچھ الگ تھلگ سازندوں کے درمیان بیٹھی ہے۔
 انخراڑو چھوٹی بیجوں والیں بائیں چوکڑی مارے بیٹھا ہے۔ ستارہ غزل گالتی ہے۔
 غزل:-)

پوچھا کسی نے حال کسی کا تو رو دیئے
 پانی میں عکس چاند کا دیکھا تو رو دیئے
 نغمہ کسی نے ساز پر چھیڑا تو ہنس دیئے
 غنچہ کسی نے شاخ سے توڑا تو رو دیئے
 اڑتا ہوا غبار سرراہ دیکھ کر
 انعام ہم نے عشق کا سوچا تو رو دیئے

(اس غزل کے دوران آہستہ ان تمام چہروں کو expose کیجئے جو پارٹی Attend کر رہے ہیں۔ غزل کے الفاظ چیزیں ان کی اندر کی زندگی کا انکشاف کر رہے ہیں

مختلف قسم کے رد عمل۔ یعنی کچھ عورتیں بناوٹ سکھار میں مصروف ہیں۔ کچھ مرد مگر یہ پیتے ہوئے سوچوں میں کھو گئے ہیں۔ ایک دو ہو لے ہوئے باقی کرنے میں مصروف ہیں تو ان پر اس گیت کا کچھ اثر نہیں خوری صاحب آنکھیں کبھی آسمان کی طرف آنکھیں انہی کر کبھی کانوں کو ہاتھ لگا کر داد دیتے ہیں۔)

کٹ

سین 17 ان ڈور دن

(افتخار اور اس کا وکیل افتخار کی Study میں۔ افتخار ڈسک پر بیٹھا ہے اور وکیل سے باقی کر رہا ہے۔)

افتخار: دیکھئے ابھی میں آپ کو مختار نامہ لے کر نہیں دے سکتا۔ لیکن آپ مقدمہ کر دیر رفتہ رفتہ سب کچھ طے ہو جائے گا۔

وکیل: افتخار صاحب اس سے دو چار اڑ چین پیدا ہوں گی۔

افتخار: ہوں بہت ہوں۔ مقصود یہ ہے کہ مقدمہ جیتوں یا ہاروں بکواس جاری رہنی چاہیے کئی سال تک۔

وکیل: وہ تو رہے گی سر جب تک آپ کہیں گے۔

افتخار: سمن چلے جائیں ایک دفعہ۔

وکیل: انشاء اللہ۔ آپ مجھے ذرا تفصیل سے سمجھادیں۔

(افتخار اٹھ کر وکیل تک آتا ہے اور پھر اس کے کندھے پر رازداری کے انداز میں ہاتھ رکھ کر کھڑکی کی طرف جاتا ہے۔ اب وہ بول رہا ہے۔ لیکن ساؤٹ نہیں آتی ان دونوں کی کیرے کی طرف پشت ہے۔ یہاں مو سیقی لگائے۔ جو ستارہ کی پچھلی غزل کے ساتھ ہے لیکن الفاظ سنائی نہ دیں۔)

کٹ

سین 18 ان ڈور دن

(ستارہ کا بیڈ روم۔ اس وقت مالی کا لڑکا غلیل ہاتھ میں لیے کھڑکی کے سامنے کھڑا ہے۔ اس کے پاس ستارہ کھڑی ہے۔ لڑکا تاک کر غلیل مارتا ہے۔ ستارہ بڑی دلچسپی سے اسے Watch کر رہی ہے۔)

(غلیل مار کر) وہ گری امبی آپ جی۔

لڑکا:

کمال کا نشانہ ہے تیر اواہ۔

ستارہ:

ٹرائی کریں آپ جی آپ کی باری ہے۔

لڑکا:

(ستارہ غلیل پکڑتی ہے لیکن اٹھی یعنی اس طرح کہ رہبا پنے منہ پر آگئے اس وقت انختار اندر دا خل ہوتا ہے۔)

انختار: اوئے، اوئے، اوئے چلانہ دینا کہیں اپنے منہ پر لگے گی (پاس آکر) یا رکبھی عورتوں کو بھی غلیل چلانی آئی ہے کس پر وقت ضائع کر ہے ہو۔

لڑکا:

ابھی آپ جی نے امبی توڑی تھی جی ایک۔

انختار: وہ امی خود گرنے والی ہو گی۔ آپ جی بے چاری سے کوئی نشانہ نہیں لگتا (غلیل سے نشانہ لگا کر) بتا کوئی امبی گراوں۔

لڑکا:

وہ صاحب جی وہ کہے ہاتھ جس کے پاس کوئی بیٹھی ہے وہ جی وہ۔

انختار:

کہے تو کوئی کومار گراوں لے یار تیار ہو جا۔

ستارہ:

ہائے خدا کے لیے ایسا نہ کرنا انختار کو کمل کو کون مارتا ہے۔

انختار:

اچھا لے یار۔ نشانہ ہمارا تو کبھی خطا گیا نہیں اللہ کی مہربانی ہے۔

(اس منظر کو کھڑکی کے بیرونی حصے سے فلمایے۔ یہاں ستارہ اور لڑکا انختار کے دامیں ہائیں ہیں۔ انختار آنکھ بند کر کے نشانہ لگاتا ہے۔)

(اس وقت عاشی اور سکندر پورے جوش کے ساتھ Pillow fight کر رہے ہیں۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں سنبل کے بیٹھے ہیں۔ جو تھوڑے تھوڑے پھٹے ہوئے ہیں اور ان میں سے روئی لٹکتی ہے۔ یہ کھیل ایسا ہے جس میں عاشی ہادر ہی ہے اور جب اسے عجیب لگتا ہے وہ چینیں مارتی ہے۔ کھیل بالکل نیچرل ہو۔ صوفے پر پلنگ پر چڑھ کر Fight ہوتی ہے۔ پھر بھاگ کر عاشی ڈائینگ ہال والی گانگ کھانے کی میز پر سے اٹھاتی ہے۔)

عاشری: نائم..... نائم..... بھی نائم۔ (گانگ بجائی ہے)
(تکیہ پھیک دیتی ہے اور پانی پیتی ہے۔)

سكندر: جب ہارنے لگتی ہے فوراً نائم نائم چلانے لگتی ہے۔

عاشری: ہمارا پروفسن ایسا ہے سکندر ہم ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ جب پیک کور لانا چاہیں رہ سکتے ہیں۔ ہنسانا چاہیں ہنسا سکتے ہیں۔ ہمارے اندر فائر بریگیڈ اور جلتا مکان ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ (سینے پر ہاتھ مار کر) ہمارا ہارنے سے کیا کام چلوا ٹھو۔

سكندر: مجھے بھی تو پانی پاؤ۔

عاشری: (اب مسکین داخل ہوتا ہے۔)

عاشری: آپ سے بیچ کار میں نہیں بیٹھا جاتا آرام سے میں ابھی آجائی خود ہی۔

مسکین: یہ سر کار خط ہے آپ کے لیے۔ مجھے چو کیدار نے دیا ہے۔

عاشری: چو کیدار نے؟..... خط۔

مسکین: Summon ہیں سر کار شاید۔

عاشری: جاؤ تم (مسکین جاتا ہے) کیا ہے سکندر۔ کیسے سمز ہیں۔ بات کیا ہے۔

(سكندر خط کھول کر پڑتا ہے۔)

سكندر: ستارہ بیگم نے مجھ پر مقدمہ کر دیا ہے محبت کا منطقی انجام۔

عاشری: مقدمہ؟ کس بات کا۔ کیسا مقدمہ

سكندر: بولو جی۔

(کیدم سکندر اوپنے اوپنے ہنسنے لگتا ہے۔)

قسط 10

کردار

ستارہ
سکندر
عائشی
افتخار
اباجی
آپاجی
گنینہ
عاصم
منظور

دھو بن کے لڑ کے
تمن ایک شرالڑ کیاں
میوزک ڈائریکٹر
سازندے

(چھلی قط مسکین کی اثری سے شروع کرتے ہیں اور جہاں سکندر توبیہ لگتا شروع کر رہا ہے وہاں تک چھلی قط کا حصہ دکھاتے ہیں۔)

کٹ

سین 1 ان ڈور رات

چھلے سین کے اختام پر سکرین پر کار ریس آنے لگتی ہے۔ کسی فلم کا مکڑا جس میں خوب تیزی ہو کاریں اللئی ہوں۔ ایک کار پیش پیش ہو اور انگریزی میں کنشتی کرنے والا جو شیخ ہو۔ کچھ دیر یہ منظر دکھانے کے بعد کیسرہ مریک بیک کرتے ہیں اور نظر آتا ہے کہ یہ فلم جود کھائی جا رہی ہے، میلی ویژن پر ہے اس کے سامنے افتخار قالین پر لینا میلی ویژن دیکھ رہا ہے۔ اس کی دونوں کہنوں کے نیچے تکیہ ہے چہرہ پچوں کی طرح معصوم ہے۔ اس کے پاس دھو بن کے دونوں لڑ کے میٹھے پروگرام دیکھ رہے ہیں۔ افتخار اٹھتا ہے اور مالی کے ایک لڑ کے کندھے کے گرد بازو حائل کرتا ہے پھر تکیہ کو گھونسہ مارتا ہے میلی ویژن افتخار اور پچوں پر بار بار کٹ کرتا ہے احوال میں خوشی ہے۔

کٹ

سین 2 آٹک ڈور دن

(عاشقی اور سکندر کار میں جا رہے ہیں۔ وہ کسی بیک کے سامنے جا کر رکتے ہیں کار سے اترتے ہیں۔)

کٹ

سین 3 ان ڈور دن

(لاکر ز والا حصہ۔ غیر عاشقی اور سکندر اس Cell میں موجود ہے۔ غیر لاکر کی "ماہر کی"

نکھاتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ اب سکندر اپنی کار کی چاہیوں والے چھلے میں سے ایک چاہی منتخب کر کے لا کر کے اسی تالے میں لگاتے ہیں، بہاں میجر نے چابی گھمائی تھی لا کر کھلتا ہے۔ وہ اس میں سے زیور اور کچھ کاغذات نکال کر عاشی کو دیتا ہے۔ یہ زیور چھوٹے ڈبوں میں ہونے چاہیں۔ ایک بڑا ذہبہ ہے جسے سکندر خود اٹھاتا ہے، لا کر بند کرتا ہے اور چابی جیب میں ڈالتا ہے۔ جس وقت سکندر لا کر بند کر رہا ہے عاشی اس کے کندھے پر پیار سے ہاتھ رکھتی ہے۔ سپنس کا میوزک لگائیے۔)

ڈزالو

مین 4 ان ڈور دن

(ستارہ فرش پر بیٹھی ہے تان پورہ اٹھائے ہے۔ اس پر ایک دائرے کی شکل میں روشنی پڑ رہی ہے، باقی سیٹ پر اندر ہیرا ہے دروازے کی چوکھت میں افتخار کھڑا ہے اور دونوں بڑوں سینے پر ہیں۔ اس وقت افتخار نے دوشala اوڑھ رکھا ہے۔ اس کی آنکھیں بند ہیں اور وہ پوری عقیدت سے ستارہ کا گانا سن رہا ہے۔ ستارہ نے تمام سفید کپڑے پہن رکھے ہیں اور لگے میں لبے موتیوں کی ایک مالا ہے۔ ستارہ اور افتخار کی آنکھیں بند ہیں۔ یہ کلام عالی جی کا ہے۔ سارے ایسیٹ نہم اندر ہیرے میں ہے صرف یہ دو افراد مکمل روشنی میں ہیں۔ ستارہ کی بند آنکھوں سے آنسو گرتے ہیں۔)

گیت

ستارہ: جب کبھی جلناییے جلنایا تی بچنے نہ را کہ
را کہ بچے تو گر جائے گی من اگنی کی ساکھ
ستارہ: جب کبھی لکھنا چاند سے لکھنا سورج سے اشلوک
سورج: جس کی روشنیوں میں کوئی روکنے نہ ٹوک
اہم: (ابا جی کی آواز)

جب بھی گاناگاتے ہی رہنا کھینچتے رہتا تاں
اس اک تاں کی آس پے جس میں کھینچ جائے گی جان
جس وقت اس گیت کی استھانی گائی جاتی ہے اس وقت ستارہ اور افتخار کے چہرے دکھائے
جاتے ہیں اور اس ماحول کی بے بھی دکھائی جاتی ہے۔

گیت جب انترے میں پہنچتا ہے۔ انترے کے یہ بول جب بھی لکھنا جاری ہوتے ہیں کہ
کر کے ہم سکندر اور عاشی پر جاتے ہیں۔ ڈریسک نبیل پر وہی ڈبے ڈپے ہیں جن میں لاکر
والے زیورات ہیں۔ اس وقت سکندر ایک ہار نکال کر عاشی کو پہناتا ہے پھر بیچھے سے بک
لگاتا ہے۔ عاشی لمبے لمبے جھٹکے پہن رہی ہے۔ اس سے ان کا کندہ بن نہیں ہوتا۔ سکندر یہ
کندہ بند کرتا ہے۔ عاشی آئینے میں غور سے سکندر کو دیکھتی ہے۔ آواز میں انترہ جاری رہتا ہے۔
جس وقت یہ انترہ ختم ہوتا ہے ہم اباجی پر آتے ہیں۔ وہ تھا ایک درخت تلے اردو گرد کوئی
نہیں، ان کے ہاتھ میں بھی تاں پورہ ہے اور اس وقت ان پر بھی دائرے میں روشنی پڑ
رہی ہے۔ وہ پورے دکھ کے ساتھ آخری انترہ اٹھاتے ہیں۔ جب بھی گاناگاتے ہی رہنا۔
انترہ ختم ہوتا ہے ہم دوبارہ افتخار اور ستارہ پر آتے ہی۔ اس بار استھانی کو تصویر پر سورپاپوز
کرتے ہیں۔

”جب بھی جانا یے جانا باقی بچنے را کھ۔“

ستارہ چپ ہو جاتی ہے اور غور سے سنتی ہے پھر ہو ایں دیکھتی ہے، انھیں ہے اور افتخار کے
پاس آتی ہے۔)

ستارہ: تم نے سنا؟ سنا.....

افتخار: سن نہیں رہا تھا تو کیا سورہ تھا۔ تم کو تو اپنی پانیوں جیسی بہتی آواز دے کر
میاں نے صرف اپنا نقصان کیا ہے۔

ستارہ: اباجی کی آواز تھی، تھی نا افتخار؟

افتخار: اچھا تواب تم کا Hallucination بھی ہونے لگیں۔ میں کہتا تھا۔ کہتا تھا
ابھی کچھ دن اور جم کر علاج کرواؤ اکٹر ندی رکا، ہسپتال میں رہو، لیکن تم کو توہر بان
غلط کرنا ہوتی ہے۔ خیر سے (سر کے پیچے ہاتھ رکھ کر) یہاں درد تو نہیں ہے۔

ہی جیسا ہسپتال میں ہوتا تھا۔

ستارہ: کچھ نہیں ہے ہسپتال جیسا افخار۔ تم نہیں سمجھو گے۔

افخار: ہاں افخار کیوں سمجھے گا۔ ایک تم ہی توڑ ہیں ہوسارے شہر میں۔

ستارہ: اچھا چپ کرو۔ تمہیں تومداری ہونا چاہیے تھا کہیں۔

افخار: اگر جان کی امان پاؤں تو ایک بات کروں، یعنی اگر تمہارا موڈورست ہو تو..... دیکھ لومیں۔

ستارہ: ہاں (پھر سے) لیکن اباجی کی آواز ضرور تھی۔

افخار: اچھا بھی تھی اور ہے۔ بات یہ ہے کہ غوری صاحب کل بہت ترے متنیں کر رہے تھے بلکہ رونے والا ہوا ہوا تھا وہ تو۔

ستارہ: کس لیے؟

افخار: ریکوست کر رہے تھے کہ کہ (اس کی شکل دیکھ کر) اگر تم ان کی فلم کے چار گانے گادو تو وہ تم کو۔

ستارہ: نہیں افخار..... پلیز نہیں..... میں وعدہ کر چکی ہوں اپنے آپ سے۔

افخار: کیوں نہیں۔ آخر کس لیے یہ انکار؟

ستارہ: وہ سکندر۔ وہ سمجھے گا کہ شاید میں دیکھو افخار یہ ہم دونوں کی ناچاقی ہے ناراضگی ہے۔ ہمیشہ کی جدائی نہیں ہے۔

افخار: تم کو پتا ہے غوری صاحب کی کیا پر شیخ ہے فلم انڈسٹری میں۔ بڑی ساکھ کے آدمی ہیں۔

ستارہ: میں جانتی ہوں تم مجھ کو بتا رہے ہو، خوا مخوا۔

افخار: اگر تم دوبارہ گانے لگو تو اس کو دھچکا لے گا۔ سکندر پر فکر کا پہاڑ گرے گا وہ اب تک سمجھتا ہے کہ تم اس کے بغیر کچھ نہیں ہو۔ اس پر ثابت کرو ستارہ تم اس کے بغیر بھی زندہ رہ سکتی ہو اور خوش رہ سکتی ہو۔

ستارہ: میں اس کے پاس واپس جانا چاہتی ہوں۔ ہر قیمت پر۔

افخار: تم ایسی کوئی بے و قوفی نہیں کرو گی۔

ستارہ: محبت میں کوئی Pride نہیں ہوتا افخار۔

افخار: آقا میرے بھولو بادشاہ جس پکوانش میں آپ ہیں اس میں Pride رہنا چاہیے۔

ستارہ: یہ ایسے ہی ایک Phase سے گزر جائے گا عاشی والا۔

سکندر: اگر تم Phase سے نہ نکلیں پھر تم گزر گئیں تو؟

(اس وقت مالی کا لڑکا آتا ہے۔)

لڑکا: سرجی فون ہے آپ کا۔

افخار: (زور سے) آگیا جی آگیا حاضر سائیں حاضر۔

کٹ

میں 5 ان ڈور دن

سکندر عاشی کے گھر میں ہے۔ یہ عاشی کا بیندروم ہے۔ میز پر گلاس ہے اس گلاس کے اندر ایک تلتی ہے۔ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

سکندر: (آواز دے کر) عاشی..... عاشی..... عاشی..... (غسلخانے کے دروازے پر دستک دے کر) جلدی نکلو میں نے ایک تلتی پکڑی ہے۔

عاشی: کیا ہے سکندر؟

(اس کے منہ سے سگریٹ نکال کر چھینکتی ہے۔)

سکندر: جناب والا ایسی ترکیب سے پکڑی ہے۔ ایسی ترکیب سے۔

عاشی: کبھی تم کسی کو آزاد بھی کیا کرو ہر وقت پکڑتے ہی رہتے ہو۔ چور سپاہی کا کھیل ہی ہوتا رہتا ہے تمہارے ساتھ تو۔

سکندر: اتنی دیر کہاں لگادی۔

عاشی: پتا ہے میرے Pimple نکل آئی ہے۔ بڑی درد ہو رہی ہے۔ تم کو کیا پتا خراب ہو جائے گی۔ ساری فلموں میں یہ دیکھو چھنی بھی سنتی Continuity

بڑی ہے۔

جناب مجھے کبھی کبھی قد کیوں کہتی ہیں؟ بتائیے؟

سکندر: کوئی پر سل نام ہونا چاہیے۔ سکندر ریکارڈ نام ہے۔ سکندر اعظم.....

عاشی: لیکن میں بیٹھا تو نہیں ہوں۔

سکندر: اور کیا ہو؟ بھلا Honey اچھا ہے گا۔

عاشی: (اس وقت مسکین کھانس کر داخل ہوتا ہے۔ اس کے پاس پنگر میں چار پانچ بلاوز ہیں وہ

چند تائی چور نظروں سے ان دونوں گود بیٹھتا ہے۔)

سکندر: نہبہ جاذب ہاتیری گردن مر وڑتا ہے ابھی۔ پھر پتا چلے گا۔

(سکندر اس کے پیچھے بھاگتا ہے۔ وہ پنگ کے اوپر سے چڑھ کر دوسرا جانب جاتی ہے۔

سکندر اور ستارہ کے عشق میں وہ بو جمل پن تھا جو روح کی تلاش میں ہوتا ہے۔ ہر جمل میں

کرب اور بے پناہ تحکاکوٹ تھی، لیکن عاشی اور سکندر کے رشتے میں ایک خاص قسم کا

کھلنڈ راپن ہے جو سطحی جذبات کی نشان دہی کرتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف چیزیں

اٹھا کر مارنے کے عادی ہیں۔ Horse play میں انہیں لطف ملتا ہے۔ اس وقت جب

عاشی پنگ کے دوسرے طرف جاتی ہے اسے مسکین نظر آتا ہے۔ اس میں عاشی نے

بلاوز اور بیٹی کوٹ پہن رکھا ہے اور بڑی بے فکر نظر آرہی ہے۔)

عاشی: (غصے سے) کیا چاہیے مسکین جی۔

مسکین: آپ کے بلاوز لایا ہے درزی۔

(عاشی اب سازھی باندھنے لگتی ہے۔)

عاشی: آپ سے کتنی بار کہا ہے کھانس کر اندر آیا کریں۔

مسکین: کھانس کر ہی آیا تھا جی۔

عاشی: (بلاوز پکڑتی ہے اور انہیں جا چھتی ہے۔ سکندر واپس تھلی دیکھنے بیٹھتا ہے۔)

عاشی: میں نے اس کم بخت درزی سے کہا تھا کہ فرنٹ اوپن بلاوز ہو۔ اس نے پھر بیک

اوپن بنادیے۔ سارے کے سارے ایک تو اس الو کے پٹھے کو کچھ یاد نہیں رہتا۔

مسکین: نیچے آیا بیٹھا ہے جی درزی؟

عاشی: اور یہ..... اور یہ اور یہ..... یہ کس نے کہا تھا اسے کہ وہ بازوں پر الائچہ ڈال دیئے۔

سکندر: اس کو کیا جھٹک رہی ہو۔ نیچے جا کر نیلہ ماشر سے کھو۔
(بلاؤز پکڑتی ہے) مسکین بھائی کو کیا پا۔.....

عاشی: (جو شکر کے ساتھ آج تو ماشر جی کے ساتھ وہ کروں گی، وہ کروں گی، وہ کروں گی، وہ کروں گی.....
(جاتی ہے اس کے ساتھ ہی منظر فیض آوث ہوتا ہے۔)

فیض آوث

سین 8 ان ڈور (ابا جی کی بیٹھک) دن

(آپا جی بہت بندی سنوری ہیں۔ گوئے سے مڑھا جالی دار دوپٹہ پہن رکھا ہے اور وہ منظور کے ساتھ پنگ پر چادر بدلوار ہی ہے۔)

آپا: لڑکا ایم اے پاس ہے کوئی مخول نہیں ہے۔

منظور: ناں آپ جی مخول کیوں ہونا ہے۔ آپ خود کوئی مخول ہیں؟

آپا: کیا وقت ہوا ہے؟

منظور: سو اگریاہ جی۔

آپا: شیشن پر کون گیا ہے۔

منظور: شیرا گیا ہے آپا جی تانگہ جوت کر۔ عاصم بھائی گئے ہیں۔
(اس وقت عاصم اندر آتا ہے۔)

آپا: آگئے عاصم۔

عاصم: مہماںوں کو بیٹھک میں بھادیا ہے آپا۔

(اب منظور کچھ فاصلے پر جا کر کام کر رہا ہے۔ آپا اور عاصم میں باتیں ہوتی ہیں۔ س طرح

کہ منظور نظر تو آتا ہے، لیکن ان کی باتیں نہیں سن سکتا۔)

کیسے لوگ ہیں؟

آپا: (پچھے دل برداشتہ طریقے سے) جیسے لوگ ہوتے ہیں۔

آپا: کیا مطلب؟

آپا: جیسے لوگ ہوتے ہی۔ امیر تعلیم یافتہ نجیب الطرفین قسم کے لوگ۔ لبی ناکیں، عاصم: اونچے شملے، بولنے والی جو تیار۔

آپا: ان کے پاس کون ہے اس وقت..... ابا جی کہاں ہیں؟

آپا: مہمان منہ ہاتھ دھور ہے ہیں۔ تیار ہو رہے ہیں۔ رات ٹھہریں گے۔ کل دن کی گاڑی سے چلے جائیں گے۔

آپا: (غصے سے) ہوا کیا ہے؟ یہ تو باتیں کیسے کر رہا ہے آج؟
عاصم: پچھے نہیں۔

آپا: راستے میں کیا باتیں ہوئی تھیں؟

آپا: باتیں کیا ہوئی تھیں آپا، ہم میں اور خاندانی لوگوں میں..... جس کے پاس روپیہ ہوتا ہے وہ اس کی باتیں کرتا نہیں تھکلتا۔ جو انگریزی جانتا ہے وہ انگریزی بولنے سے باز نہیں آتا۔ خاندانی لوگ رشتے ناطے گنواتے نہیں تھکتے۔ فلاں میرے مائے کا بیٹا ہے۔ فلاں گھی مژروا لامیری تند کا دیور ہے۔

آپا: چل اچھا تو ان کے پاس جا۔ میں ابھی آئی یہ کرہ تھیک کرواؤ کے۔

آپا: میں ان کے پاس نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ خود ہی جائیں۔

آپا: کیوں؟ کیوں نہیں بیٹھ سکتا تو ان کے پاس۔

آپا: ان سے بو آتی ہے۔

آپا: کیسی بو؟

آپا: جیسے برساتوں میں نائیلوں کے کپڑے پہننے سے آتی ہے۔

آپا: کیا کو اس کر رہا ہے عاصم۔

آپا: ان سے تودو کوس سے بو آتی ہے امیری کی۔ تعلیم کی عزت کی۔ میاں جی کو بلا لیں وہ فٹ آئیں گے ان کے ساتھ۔

- آپ: اچھا اچھا چلوا ب اندر
 (آپا ب چل کر منظور کے پاس آتی ہے۔)
- آپ: میاں جی کو بلانے گیا تھا؟
 منظور: جی گیا تھا بی کوئی سس ننان بھی آئی ہے، بی بی گینین کی۔
- آپ: خیر سے تینوں نندیں آئی ہیں۔ ایک اسلام آباد رہتی ہے۔ ڈپنی سیکرٹری ہے
 اس کا میاں۔ دوسری کا شوہر کراچی میں گھی فیکٹری کا مالک ہے۔ تیسری ابھی
 کنواری ہے۔
- منظور: کنواری ہے لیکن اچھارہ ہوا ہوا ہے اس کو عزت کا اپنی بھوری بھیں کی طرح۔
- آپ: اچھا چل بک بک نہ کر۔ ذرا مہربانی سے بلا لو تو سر پر ہی چڑھا آتا ہے۔
- منظور: (قدرے دکھ سے) آپا جی ہم لوگوں کو مہربانی کی کوئی لوث نہیں۔ ہم تو کتنے لوگ
 ہیں۔ بیچ بیچ کر کے بلا تو بھی ڈرے آتے ہیں۔ درے درے کرو تو بھی پیروں
 میں گھے جاتے ہیں۔
- آپ: اچھا جلدی جامر بھوں پر اور میاں جی سے کہنا کہ اسلام آباد کے مہمان آگئے ہیں۔
 (اب آپا پلٹ کر عاصم کی طرف دیکھتی ہے۔ وہ آنکھوں کو رومال سے پوچھ رہا ہے۔
 آپا جلدی سے اس کی بڑھتی ہے۔ منظور جاتا نہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ عاصم اور
 منظور میں اتنا فاصلہ ہو کہ اوہر کی بات اوہر سنائی نہ دے سکے، لیکن جب منظور سے بات
 ہو تو عاصم بیک پر نظر آتا ہے، لیکن آپا اور عاصم کی باتوں پر حادی نہ ہو۔)
- آپ: تو بھی یہاں بیٹھا ہے۔ گیا نہیں مہماںوں کے پاس؟
 عاصم: کیا لے کر جاؤں ان کے پاس۔ ٹشتری میں کیا سجا کر لے جاؤں غریبی بے نالی
 بے سروسامانی۔
- آپ: ایک کو سیدھا کرو تو دوسرا ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ مشکل سے گینینہ کو منایا ہے وہ سانے
 آنا ہی نہیں چاہتی۔
- عاصم: پیاری آپا جی آپ ہیں عورت۔ آپ کو پتا نہیں معاشرہ کیا ہوتا ہے۔ کسی امیر آدمی
 سے شادی ہو گئی تو عورت امیر ہو گئی۔ خاندانی مرد سے شادی ہو گئی تو ماخنچے؛

خاندانی ہونے کا قشقہ لگایا۔ آپ کو کیا پتا جب ہاتھ پلے کچھ نہ ہو تو لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا کیا ہوتا ہے۔

آپ: ہیں یہ تجھے ہوا کیا ہے۔ توبہ اللہ میرے!

عاصم: تھوڑی دیر کے لیے کسی ملک میں داخل ہونا ہونا آپا جی تو ویزہ چاہیے۔ ویزا دیکھا ہے کبھی۔ پاسپورٹ غور سے پڑھا ہے کبھی۔

آپ: میری جانے بل۔

عاصم: آپا جی..... دوسرے ملک والے پوچھتے ہیں غیر ملکی ہے کہ ملکی..... مذہب کون سا ہے؟ میکے لگے ہیں کہ نہیں..... شادی شدہ ہے یا انوارا..... جسم پر کون سادا غہرے، جس سے شاخت ہوگی۔ جب آدی تھوڑی دیر کے لیے کسی دوسرے معاشرے میں قدم دھرے تو اتنی پوچھ چکھ ہوتی ہے۔ اپنے ملک والے چھوڑ دیں گے، توبہ کریں۔

آپ: تجھ کو آوارہ لڑکوں کی صحبت کا اثر ہو گیا ہے اور کوئی سر نہیں ہوئی تجھے۔ سکرین چاہیے آپا جی سکرین۔ فرد اور معاشرے کے درمیان ڈھال۔ جب معاشرہ اکیلے فرد پر حملہ کرتا ہے تو محمد علی کلے کی طرح مارتا ہے، گول گول چکر لے کر.....

آپ: چپ چاپ اندر جاؤ اور مہماںوں کی دیکھ بھال کر۔ مجھے ان باتوں سے کوئی غرض نہیں۔

عاصم: نکٹ سکے سکرین..... کوئی چیز میرے ہاتھ پلے نہیں ہے۔ میں اندر نہیں جاؤں گا۔ آپا جی کو بھیجیں ان کے پاس۔

آپ: اچھا بھی میں ایک بات نہ سنوں جاؤ جلدی۔ عاصم: ان کے پاس میاں جی کو بھیجیں آپا جی۔ دونوں پلزے برابر ہوں۔ میاں جی پورے اتریں گے۔

آپ: (آپا منظور کے پاس جاتی ہے۔) تو بھی یہاں ہی کھڑا ہے مر بعوں پر گیا نہیں۔

منظور: گیا تھا جی۔

آپا: کب؟

منظور: سویرے۔

آپا: میاں جی کو پیام دیا تھا۔

منظور: اچھا جی پیام دینا تھا۔ میں سمجھا مونج میلے کے لیے بھیجا ہے۔

آپا: اب بکواس نہ کر اور جا۔.....

(آپا مژتی ہے لیکن منظور جاتا نہیں۔)

آپا: عاصم خدا کے لیے اندر رجا..... ہوا کیا ہے سارے گھر کو.....

عاصم: (الزمام کے انداز میں) آپ نے آپا جی آپ نے ہمارے اور معاشرے کے درمیان سکریں نہیں رہنے دی۔ آپ نے ہم کو برہنہ کر دیا ہے معاشرے کے سامنے۔ خواہ مخواہ۔

عاصم: ستارہ باجی کی دوات ان کی پوزیشن کی آڑ میں ہم زندگی بس کر رہے تھے۔ ہم سب نالائق تھے..... نااہل تھے، لیکن ہمارے پاس باجی کی سکریں تھی۔ کاش آپ ہمیں یہاں نہ لائی ہوتیں۔

آپا: میاں جی ستارہ سے کم امیر نہیں۔ اس سے کم حیثیت نہیں ہے۔

عاصم: کوئی آدمی اپنے بہنوئی کے پاسپورٹ پر زندگی بس کر سکتا آپا جی۔ جو ہوا ہی سالادہ بے چارہ کیا بہنوئی کی عزت پر جئے گا۔

(جاتا ہے۔)

منظور: (پاس آگر) آپا جی ترکالاں جب میں مر لیج پر گیا تھا، اس وقت میاں جی نے بک میں کھالے کاپانی لے کر ہفیظاں کے منہ پر مارا تھا۔ ہفیظاں نے اٹھے ہاتھ کی چیزوں ماری واث دیں میاں جی کے منہ پر..... بڑا کسہ چڑھا ہے۔ آج میاں جی کو لیکن خیر میں جاتا ہوں جی۔ زیادہ سے زیادہ دوچار مجھے بھی ٹھوک دیں گے اور کیا.....

(منظور جاتا ہے۔ آپا جی آواز دیتی ہے۔)

آپا: منظور۔

منظور: جی آپا جی۔

آپا: چل رہنے والے میاں جی کو۔

منظور: بس جی شوق اتر گیا؟

آپا: ابا جی کہاں ہیں؟

منظور: آپ ابا جی کو زنجیری ڈال کر رکھیں۔ ان کا بھی کچھ پتا نہیں چلتا۔

آپا: دیکھ تو کہاں ہیں ابا جی بلا انہیں ادھر۔ وہ بیٹھیں مہمانوں کے پاس۔

منظور: ابھی لا ابا جی بلا کر۔ ابا جی کو بلانا کون سا مشکل ہے۔

(منظور باہر جاتا ہے آپا جی چپ چاپ ہو کر پینگ کے کنارے بیٹھتی ہے۔ پھر سر پر لگایا ہوا
نیک اتارتی ہے۔)

کٹ

سمیں 8 ان ڈور دن

(سلطان کی ڈپنسری..... اس وقت ابا جی سلطان کی ڈپنسری پر موجود ہیں..... سلطان ان

کے ساتھ بہت مودب طریقے سے پیش آتا ہے۔ سلطان ابا جی کا خط لکھ رہا ہے۔)

ابا: سن بیٹھا کیا لکھا ہے؟

سلطان: فکر نہ کرو بزرگوب سب لکھ دیا ہے آپ کی ساری کیفیت.....

ابا: پھر بھی۔

سلطان: میں نے لکھا ہے کہ ہم با قاعدگی سے آپ کے پروگرام سنتے ہیں۔ اس اتوار کو میدم

ستارہ کے فلمی گیت بہت پسند آئے۔

ابا: (محبت اور دبے ہوئے جوش کے ساتھ) کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ہر ہفتے ان کے
گیت سنادیا کریں۔

سلطان: لکھا ہے جی سب لکھا ہے آپ کے پسندیدہ گیتوں کی فرمائش بھی لکھ دی ہے۔

ابا: اور بیٹھی..... پروگرام پر ڈیوسر صاحب سے یہ بھی پوچھو بیٹا کہ اگر ہم..... میدم

ستارہ سے ملنا چاہیں کو کس پتے پر ان کو مل سکتے ہیں؟ یہ ضروری ہے۔

سلطان: ملنے کا توا چھا نہیں لگتا بزرگو..... میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ ہم میڈم ستارہ کو خطا لکھنا چاہتے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے ان کا پتا بتا دیں ریڈ یو پر.....

ابا: (اپنے آپ سے) ہاں ملنے کا چھا نہیں لگتا..... لیکن بیٹے وہ تو..... وہ تو ملک کی ماں یہ ناز گلوکارہ ہے، وہ تو دنیا جہاں کے لوگوں سے ملتی ہو گی۔ اگر مجھ جیسے اندھے سے مل لے گی تو..... تو بس صرف میرے خوشی ہو جائے گی اور کیا۔

سلطان: بزرگوں بات سمجھا کرونا، اتنے بڑے لوگوں کو آپ سے ملنے کی کیا ضرورت ہے؟

ابا: ہاں یہ بھی ٹھیک ہے اسے کیا ضرورت پڑی ہے؟

سلطان: (لفافہ بند کر کے) میں لا ہور گیا تو اس کا پتا ریڈ یو سیشن پہنچ کر لے کر آؤں گا۔ بلکہ آپ کو خود لے جاؤں گا۔ میڈم ستارہ کے۔

ابا: (خوشی کے ساتھ) تو بڑا چھا ہے سلطان..... تیرے جیسے لوگ جہاں ہوں وہاں سے بڑی خوبصورتی ہے..... انسانیت کی (جب سے ایک لکھ نکالتا ہے) یہ لکھ لگادے بیٹا۔

سلطان: آپ فکر نہ کریں بالکل لکھ لگادیا ہے، ایڈر لیں لکھ دیا ہے۔

ابا: اچھا لادے۔

سلطان: میں پوسٹ کر دوں گا۔

ابا: نہیں، نہیں، میں خود پوسٹ کروں گا۔ راستے میں ہے۔ پوسٹ بکس میں پوسٹ کر دوں گا..... خود۔

(اس وقت عاصم اندر آتا ہے۔)

عاصم: اباجی اس وقت آپ بیباں کیا کر رہے ہیں؟

ابا: کچھ نہیں کچھ نہیں۔ میں سلطان سے دوائی لینے آیا تھا، کھانی کی (ہلاکا سماں کھانتا ہے۔) سلطان..... سلطان بیٹے ذرا مجھے تھوڑی سی دوا کھانی کی بنادے۔

عاصم: اوہر آپ آپ کو تلاش کرتی پھر رہی ہے۔ گئینہ کے سرال والے آئے ہیں اسلام